## مختار مسعود

پیدائش: ۱۹۲۶ء

وفات: ۲۰۱۷ء

تصانیف: سفرِ نصیب، لوحِ ایّام، آوازِ دوست

# قحطُ الرِّجال

**حاصلاتِ تعلّم:** اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: ۱- طویل درسی متون کی تلخیص کر سکیں۔ ۲- اخبارات اور جرائد میں خبروں، فیچروں، اداریوں، رپورٹوں، اشتہاروں اور خطوط کو سمجھ کر پڑھ سکیں۔ ۳- مختلف قسم کے فارم پُر کر سکیں۔ مثلاً: ڈومیسائل فارم، پی آر سی فارم، بنک کھاتا فارم، زکوۃ فارم، قومی بچت فارم، خدماتِ افادی فارم (بجلی، پانی، گیس کنکشن فارم) وغیرہ۔

قحط میں موت ارزاں ہوتی ہے اور قحط الرّجال میں زندگی۔ مرگِ انبوہ کا جشن ہو تو قحط، حیاتِ بے مصرف کا ماتم ہو تو قحط الرّجال۔ ایک عالَم موت کی ناحق زحمت کا، دوسرا زندگی کی ناحق تہمت کا۔ ایک سماں حشر کا، دوسرا محض حشرات الارض کا۔ زندگی کے تعاقب میں رہنے والے قحط سے زیادہ قحط الرّجال کا غم کھاتے ہیں۔

۱۳ ستمبر ۱۹۳۸ء کا ذکر ہے، میں مسلم یونی ورسٹی ہائی اسکول میں پانچویں جماعت کا طالبِ علم تھا۔ والد محترم نے فرمایا کہ آج ایک چینی مسلمان عالِم ہمارے گھر چائے پر آئے گا، مجھے چاہیے کہ اس سے ملوں اور اس کا آٹو گراف حاصل کروں۔ مہمان کی آمد کی وجہ سے گھر میں سب مصروف تھے مگر اس تجویز کے بعد میری مصروفیت دوسروں سے کچھ زیادہ بڑھ گئی۔ نہ میرے پاس آٹو گراف البم تھی نہ آٹو گراف حاصل کرنے کا تجربہ۔ میں اس کے آداب سے بالکل ناواقف تھا اور واقفیت حاصل کرنے کے لیے صرف دو گھنٹے ملے تھے۔ میں بازار گیا۔ ورما فوٹو گرافر کے یہاں بہت سے البم پڑے تھے۔ مجھے نیلے رنگ کی یہ چھوٹی سی آٹو گراف البم پسند آئی جس میں مختلف رنگوں کے صفحات لگے ہوئے تھے اور جلد پر البم کا لفظ سنہرا چھپا ہوا تھا۔ اس کی قیمت صرف چھ آنے تھی۔ اُس وقت بھی وہ البم مجھے قیمتی لگی اور میں آج بھی اسے بیش قیمت سمجھتا ہوں، البتہ اُن دنوں وجہ کچھ اور تھی اور ان دنوں کچھ اور۔ سہ پہر جب میں نے نامانوس خال وخط کے مہمان کے سامنے اسے پیش کیا تو بڑی مانوس مسکراہٹ اور شفقت سے انھوں نے میری

طرف دیکھا، کچھ باتیں ابا جان سے کیں اور قلم ہاتھ میں لے کر چینی زبان میں تین سطریں لکھیں پھر ان کا لفظی ترجمہ انگریزی میں کر دیا اور دستخط کر کے البم مجھے واپس کر دی۔ میں بہت خوش ہوا، حال آں کہ نہ چینی سمجھ میں آئی، نہ انگریزی۔ ہر اچھے آدمی کے گرد ایک ہالہ ہوتا ہے، اس کے نزدیک جائیں تو دل خُود بہ خُود منوّر ہو جاتا ہے۔ آج میں روشنی کے اس حلقے میں پہلی بار داخل ہوا، اپنے اندھیرے چھٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔ یہ خُوشی کے ساتھ تعجب کی بات بھی تھی۔ اس چینی پروفیسر نے چینی زبان میں لکھنا شروع کیا تو مجھے حیرت ہوئی کہ سطریں اوپر سے نیچے کی طرف آتی ہیں۔ حیرت اُس وقت دُور ہوئی جب یہ سمجھ آیا کہ ہر اچھی بات اِلہامی ہوتی ہے اور الہام نازل ہوا کرتا ہے۔ معزز مہمان نے چینی زبان میں میری البم میں جو کچھ لکھا تھا اس کی قدر و قیمت مجھے بہت دنوں کے بعد معلوم ہوئی اور یہ بہت سے دن میں نے ایک تلاش میں صرف کیے ہیں۔

محمد ابراہیم شا کیو چِن تو دستخط کرنے اور چائے پینے کے بعد رخصت ہو گئے، وہ ایک طویل سفر پر نکلے ہوئے تھے اور ان کے دستخط کی بہ دولت میں بھی ایک طویل سفر پر نکل کھڑا ہوا۔ میرا یہ سفر آج بھی جاری ہے۔ شروع میں یہ بات بڑی آسان لگی کہ کسی بڑے آدمی کے دستخط حاصل کیے جائیں۔ مگر جُوں ہی میں نے دوسرا ورق اُلٹا اور سوچنے لگا کہ اب کس کے آٹو گراف لیے جائیں تو بات ہاتھ سے نکل گئی۔ میں نے والدِ محترم سے رہ نمائی چاہی تو ہدایت ملی کہ آٹو گراف البم کے صفحات ہوں یا زندگی کا وَرقِ سادہ، انھیں یوں ہی نہیں بھرنا چاہیے۔ جاؤ نگہِ انتخاب کو کام میں لاؤ، بڑے آدمی زندگی میں کم اور کتابوں میں زیادہ ملیں گے۔ ان سے تعارف کے لیے کارلائل سے مدد مانگو، ان سے ملاقات کے لیے پلوٹارک کے پاس جاؤ۔ ان کو سمجھنے کے لیے سعدی سے لے کر سیموئل سمائل تک سب کے دروازے پر دستک دو۔ راہ کا نشان اتنا واضح ملا تو سفر شروع ہو گیا۔ پہلی منزل نہ عظیم مصنف تھے، نہ ضخیم کتابیں۔ یہ سفر تو بچوں کی کہانیوں کی چھوٹی سی پگ ڈنڈی پر شروع ہوا۔ اسکول میں انعام تقسیم ہوئے تو ایک کتاب جس کا عنوان بہادر لڑکا تھا، میرے حصّے میں آئی۔ یہ ایک ولندیزی بچّے کی کہانی تھی جو سرما کی ایک شام سمندری پشتے پر جا رہا تھا کہ اس کی نظر ایک چھوٹے سے سوراخ پر پڑی۔ اس نے سوچا کہ اگر وہ گاؤں جا کر اُس کی خبر کرے گا تو اتنی دیر میں پانی کے زور سے پشتے میں شگاف ہو جائے گا اور پھر وہ ساری بستیاں اور وہ سارے کھیت جو سطحِ سمندر سے نیچے ہیں، غرق ہو جائیں گے۔ وہ اس سوراخ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔ رات آئی تو وہ اسی حالت میں سو گیا۔ پہلے سردی اور پھر موت سے اس کا جسم اکڑ گیا مگر ننھا سا ہاتھ جُوں کا تُوں پشتے کے چھوٹے سے سوراخ پر رکھا رہا۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ ان کا محسن ایک بہادر لڑکا ہے۔ میرے سفر کی یہ پہلی منزل تھی۔ اس کا نقش دوسری ساری منزلوں سے گہرا اور روشن ہے۔ یہ منزل

جرأت اور قربانی کی منزل تھی، اس کے بہت سے نام ہیں اور وہ نام جس سے اس کی ساری عظمتیں عیاں ہوتی ہیں، شہادت کہلاتا ہے۔

میں نے آٹو گراف البم کا وَرق الٹا اور وہ سادہ نکل آیا۔ اگلے دو چار وَرق بھی سادہ تھے۔ اس کے بعد کچھ اور دست خط ہیں اور ان کے بعد بہت سے ورق خالی ہیں۔ یہ البم میں نے چونتیس برس پہلے خریدی تھی اور اسے مسلسل استعمال کر رہا ہوں۔ اس کے باوجود اس کے نصف صفحات خالی ہیں۔ پچھلی تین دہائیوں میں سر کردہ افراد غول در غول ملے ہیں۔ انھیں بہت قریب سے دیکھا ہے مگر ابھی تک یہ البم نہیں بھری، یہ ماجرا کیا ہے؟

شیخ یوسف سبر یلی نے، جو ابنِ عربی کے مرشد تھے، ایک سیاہ بلّی پالی ہوئی تھی۔ شیخ کی صحبت میں یہ بلّی تزکیۂ باطن کی منزلیں طے کر گئی۔ وہ بے ہنر سے نفرت اور بے غرض سے الفت کرتی اور ان دونوں کو شناخت کر لیتی۔ اولیا ملنے آتے تو ادب سے بیٹھی رہتی، کوئی بے ذوق آنکلتا تو یہ اُٹھ کر چلی جاتی۔ میں نے بہتیرا چاہا کہ قلب میں کچھ خاصیت و خصلت اس سیاہ بلّی کی پیدا ہو جائے۔ اس کا رنگ تو آ گیا مگر اس کی مردم شناسی نہ آئی۔ کوشش البتہ جاری ہے اور اس کی نوعیت یہ ہے کہ میں نے جب بھی اپنی آٹو گراف البم کو استعمال کے لیے ساتھ رکھا، پہلے دل میں جھانکا، اگر بلّی اُٹھ کر چلی جائے تو میں البم کو جیب سے باہر نہیں نکالتا۔

(ماخوذاز: آوازِ دوست)

## مشق

سوال ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) مصنف نے قحط الرجال میں زندگی کو ارزاں کیوں کہا ہے؟
(ب) مہمان کی آمد سے مصنف کی مصروفیت دوسروں سے کیوں زیادہ بڑھ گئی؟
(ج) مصنف کے والد نے ان کو آٹو گراف البم کے صفحات کے بارے میں کیا ہدایت کی؟
(د) مصنف نے ولندیزی بچے کو اپنے کس سفر کی پہلی منزل قرار دیا ہے اور کیوں؟
(ہ) ولندیزی بچے کی کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟
(و) مصنف نے شیخ یوسف سبریلی کی بلی کی کون سی خاصیت اپنانے کی کوشش کی اور کیوں؟
(ز) اس سبق میں آٹو گراف کا کیا مقصد بیان کیا گیا ہے؟
(ح) مردم شناسی سے کیا مراد ہے؟

سوال ۲: مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح بہ حوالہ سیاق وسباق کیجیے:

(الف) "ہر اچھے آدمی کے گرد ایک ہالہ ہوتا ہے، اس کے نزدیک جائیں تو دل خود بہ خود منوّر ہو جاتا ہے۔"

(ب) "وہ بے ہنر سے نفرت اور بے غرض سے الفت کرتی اور ان دونوں کو شناخت کر لیتی۔ اولیا ملنے آتے تو ادب سے بیٹھی رہتی، کوئی بے ذوق آنکلتا تو یہ اُٹھ کر چلی جاتی۔"

سوال ۳: مندرجہ ذیل الفاظ اور تراکیب اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

ارزاں - مرگِ انبوہ - حشرات الارض - منوّر - الہام - نگہِ انتخاب - تزکیہ

سوال ۴: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- قحط میں موت ہوتی ہے:

(الف) ارزاں (ب) وافر (ج) دُشوار (د) آسان

۲- البم کی قیمت تھی:

(الف) چار آنے (ب) چھ آنے (ج) آٹھ آنے (د) دس آنے

۳- مصنّف کے خیال میں ہر اچھی بات ہوتی ہے:

(الف) خیالی (ب) خُود کلامی (ج) تصوّراتی (د) الہامی

۴- لفظ "قحط الرجال" کا مطلب ہے:

(الف) افراد کی کمی (ب) قوم کی آبادی کی کمی

(ج) قوم میں پیشہ وروں کی کمی (د) قوم میں دانا لوگوں کی کمی

۵- مصنف کے نزدیک البم آج بھی بیش قیمت ہے:

(الف) مختلف رنگوں کی وجہ سے

(ب) کم قیمت میں ملنے کی وجہ سے

(ج) جلد پر لفظ "البم" سنہری چھپا ہونے کی وجہ سے

(د) عمدہ تحریروں کی وجہ سے

سوال۵: ہمیں اس سبق سے کیا پیغام ملتا ہے؟

سوال۶: اس سبق کی تلخیص کیجیے۔

### مرکب جملوں کا صحیح استعمال:

دو مرکب جملوں کو اس طرح ایک ہی ساتھ لکھنا کہ حروفِ علامت یعنی کیوں کہ، بلکہ، البتہ، مگر، لہٰذا، و گرنہ، اس لیے یا چناں چہ جملوں کے مفہوم کو صحیح طور پر قائم رہ سکے۔ مثلاً: کتاب تو میرے پاس ہے مگر دوں گا نہیں۔ آپ سے تو مجھے کچھ کام نہیں البتہ آپ کے بھائی جان سے ملنا چاہتا ہوں۔

سوال۷: آپ اس کتاب میں سے ایسے چند جملے تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیے۔

## سرگرمیاں

۱- طلبہ انفرادی یا گروہی سرگرمی کے طور پر اخبارات و جرائد کا مطالعہ کر کے اُن میں شائع شدہ خبروں، فیچروں، اداریوں، رپورٹوں، اشتہاروں اور خطوط کی نشان دہی کریں گے۔

۲- طلبہ روزمرّہ زندگی سے متعلق مختلف قسم کے فارم جمع کریں گے اور اُنھیں ساتھیوں کے مشورے یا معلم کی رہ نمائی میں پُر کریں گے۔

## برائے اساتذہ

۱- اخبارات و جرائد کی زینت بننے والے لوازمے کی نوعیتوں میں موجود فرق سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

۲- روزمرہ زندگی میں کام آنے والے مختلف قسم کے فارم حاصل کرنے، سمجھنے اور اُنھیں پُر کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

☆☆☆☆☆☆